(۳) عصر حاضر میں نوجوانوں کی ذمہ داریاں

محمد شریف بلغاری

(۴)نوجوان اسلامی تاریخ میں گزرے ہوئے عظیم سپوتوں کو اپنا آئیڈیل بنائیں

نوجوانو! تاریخ میں وہ کونسے پیشوا اور اصحاب القدوہ ہیں جنکے طریقوں پر ہر زمانے کے انسان چل سکیں؟ ہمارے لئے سب سے پہلا قدوہ, و نمونہ ہمارے پیارے نبی محمد بن عبداللہ ﷺ ہیں جو کہ نوع انسان کے باپ آدم علیہ السلام لے کر تا وقوع قیامت تمام بڑے انسانوں پر فائق ہیں۔

آپ ﷺ کے بعد ہمارے لئے نمونہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں, جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے شرف یاب ہوئے اور آپ کے ایمانی, تربوی' اور جہادی مدرسہ سے فارغ ہوئے اور آپ ﷺ سے اچھے اخلاق' عمدہ صفات اور شاندار اطوار حاصل کیئے......

پھر ہمارے لئے نمونہ ہمارے سلف صالحین ہیں, جو جلالت و کمالات میں رسول کریم ﷺ کے طریقے اور صحابہ کرام کی سیرت اور انکے جہادی طریقوں پر چلے اور مستقبل کی نسلوں کے لئے بہترین اور افضل نمونہ چھوڑ گئے.....اللہ تعالی نے انہیں ہدایت عطا کی اور مسلمان ان کی اقتدا کرتے ہیں ان کی سیرت کو نوجوان اپنے لئے باعث نمونہ سمجھتے ہیں' اور مبلغین انہی کی دعوت کے نمونوں پر چلتے ہیں....

بھائیو! اس مختصر کتابچے میں میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ تاریخ میں جو بلند پایہ، عظیم لوگ گزرے ہیں جو کہ ہمارے لئے باعث نمونہ ہو سکتے ہیں انکی زندگی کے ہر گوشے پر تبصرہ کروں لیکن یہ ممکن ہے کہ ان کی عظمت کے سمندر سے انکی بہادری، جرات حق گوئی اور آزمائشوں میں ثابت قدمی کے چند بوندلے لوں، تاکہ نوجوان مبلغین کے دلوں میں بھی ثابت قدمی و جرات کے جوہر بیٹھ سکیں اور اس کے ذریعے مومن نوجوان فداکاری و قربانی کے جذبات اپنے اندر سمو سکیں۔

نوجوان مومنو! تاریخ میں جو صاحب قدوہ حضرات کے کارہائے نمایاں ہیں ان میں سے کچھ نمونے آپ کے لئے لکھ دیتے ہیں تاکہ آپ لوگ اچھی طرح جان لیں کہ دعوت کے راستے میں انہوں نے کتنی بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں، اور اسلام کے راستے میں کس قسم کے قہر و عذاب چکھے، ان تمام مصائب و مشکلات کے باوجود نہ سست پڑے، نہ کمزور ہوئے اور نہ عاجز آئے، بلکہ ہمیشہ مجاہدے کی حالت میں رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے انکو فتح مبین اور کھلی نصرت عطا فرمائی:

ہمارے پیارے رسول ﷺ نے ہر زمان و مکان کے مبلغین کے لئے صبر، قربانی وثابت قدمی کی اعلی مثال پیش فرمائی.... مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو تکالیف پہنچانے کے مختلف راستے اور ظلم کے مختلف اسلوب اپنائے، تاکہ آپکو دعوت و تبلیغ سے پھیر دیں، اور رسالت کا پیغام پہنچانے سے روک دیں، ان تمام کے باوجود آپ نہ کمزور ہوئے نہ عاجز

آئے۔

کفار نے آپکو ورغلانے، بہلانے اور بھگانے کا راستہ اختیار کیا تاکہ رسالت کی دعوت کو روک سکیں پھر آپ کمزور ہوئے نہ عاجز آئے .... آپ کے ساتھ عائلی دباؤ کا راستہ اپنایا گیا تاکہ تبلیغ رسالت سے روک سکیں۔ لیکن آپ ﷺ پھر بھی مرعوب نہیں ہوئے۔

آپکے ساتھ مذاق و ٹھٹھا اور تہمت بازی کا راستہ اپنایا گیا تاکہ دعوت رسالت کو روکا جاسکے لیکن پھر بھی آپ کمزور ہوئے نہ عاجز آئے........

آپ اور آپ کے ہمواؤں کے ساتھ مکمل اقتصادی بائیکاٹ کا راستہ اپنایا گیا تاکہ آپ کو تبلیغ رسالت سے روکا جاسکے۔آخر میں آپ کو اغوا کرنے اور مار ڈالنے کی قرارداد پاس کی گئی تاکہ آپ کو تبلیغ رسالت سے باز رکھا جاسکے آپ پھر بھی عاجز آئے نہ کمزور ہوئے.......

جو اسلوب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں اختیار کئے رکھا وہ یہ تھا "**واللہ یا عم لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمرفی شمالی علی ا ن اترك هذا الامر ماتركته حتی یظهره اللہ او اهلك دونه**"

اے چچا اللہ کی قسم اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ رکھ لیں، کہ میں اس کام کو چھوڑدوں تو اسے کبھی نہیں چھوڑونگا، یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے غالب کردے ،یا اس کے پیچھے میں ہلاک کیا جاؤں۔

آپکے ہجرت کرنے کے بعد مشرکوں نے آپ سے کئی جنگیں لڑیں، تاکہ آپکی دعوت اور اس کے پیروکاروں کو جڑ سے اکھیڑ پھینکیں، مشرکین مکہ کے یہ تمام حربے آپ کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کو روئے زمین پر پھیلانے سے روک نہ سکے آپ ہمیشہ اللہ کے راستے میں مخالفین کا مقابلہ کرتے رہے اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کرتے رہے ، تکالیف سازشوں اور زیادتیوں پر صبر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی کی فتح و نصرت پہنچی ،اور ریاست اسلامیہ قائم ہوئی۔

رسول کریم ﷺ کے ساتھیوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے آپ کو تمام ممکنہ ذہنی، جسمانی اور مالی آزمائشوں پر صبر اور ثابت قدمی کے لئے ہمیشہ تیار رکھا جو اسلام کے راستے میں پیش آتی تھیں۔ وہ نفوس قدسیہ تھے راہ حق کے حوادث و آفات کے لئے چٹان بن کر رہتے تھے آلام و مصائب ان کے پائے استقامت میں لغزش نہیں ڈال سکتی تھیں۔

نوجوانو! مشعل راہ کے طور پر بعض تاریخی مثالیں پیش کی جاتی ہیں کہ کس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دعوت کے میدان میں تکالیف و مشکلات برداشت کیں تاکہ ہم بھی ان کے طریقے اپنائیں، اور ثابت قدمی کی اعلی روایات پر ہم بھی چلیں...... صبر واستقامت کی ان مایہ ناز شخصیات میں سے ایک بلال حبشی رضی اللہ عنہ ہے یہ ایک ایسا صابر مومن تھا کہ دعوت کے میدان میں ہر قسم کی تکالیف واذیتیں اٹھائیں اور طرح طرح کی آزمائشیں برداشت کیں، جب بھی تکالیف کے دباؤ بڑھ جاتے اور کافر سخت دشمنی پر اتر آتے اور سخت دھوپ میں تپتے ہوئے سنگ ریزوں پر لٹا کے آپ کے پیٹ پر بڑا پتھر

رکھ دیا جاتا تو ایمان اور ثابت قدمی بڑھ جاتی اور دل کی گہرائی سے پکار اٹھتے "احد احد' فرد صمد"

جلیل القدر صحابی ﷺ عمار' انکی ماں سمیہ' انکے والد یاسر رضی اللہ عنہم نے اسلام کے راستے میں اتنی تکالیف برداشت کیں، جسکی نظیر نہیں ملتی ہو مخزوم کو جب ان کے اسلام کا پتہ چلا تو ان پر ٹوٹ پڑے اور طرح طرح کی اذیتیں دینا شروع کیں بطحاء مکہ میں جب سورج گرمی کی تپش چھوڑتا، آل یاسر وہاں اذیتوں اور سختیوں کے دن گزارتے انہیں تکالیف پہنچانے کے دوران رسول اللہ ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا، اور آل یاسر کو زنجیروں میں جکڑے دیکھا اور شدت تکلیف میں کہتے ہوئے سنا "الدھر ھکذا" یعنی زمانہ اسی طرح ہے، تب رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور پکارا "ابشروا آل یاسر فان مو عدکم الجنة" آل یاسر خوشخبری ہو تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے آل یاسر نے جب اس پکار کو سنا تو انہیں سکون حاصل ہوا اور انکے دلوں کو تسکین پہنچی ان کے پاس جب ابو جہل ملعون آتا تو انہیں قتل کرنے کی دھمکی دیتا اور قسم قسم کی اذیتیں دیتا جو لوگوں کے لئے دیدنی ہوتیں اللہ تعالی کے راستے میں دین اسلام کی خاطر سمیہ رضی اللہ عنہا شہید ہوئی، آپ اسلام میں سب سے پہلی شہید عورت ہے پھر یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ آپ اسلام میں سب سے پہلے شہید ہیں۔ اب صرف عمارؓ تعذیب کا مقابلہ کرتے ہوئے زندہ رہتا ہے اور مشکلات پر صبر کرتا ہے اور تکالیف انتا کو پہنچ جاتی ہیں آل یاسر رضی اللہ عنہم کے لئے اس جانکاہ واقعہ کے علاوہ اور کچھ بھی نہ ہوتا پھر بھی اسلامی تاریخ میں درخشندہ ستارے کی طرح زندہ رہنے کے لئے کافی ہوتا۔

اور یہ مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ ان چالیس مسلمانوں میں سے ایک ہے جو ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں اسلام لائے۔ انہوں نے اپنی قوم اور ماں کے ڈر سے اسلام کو چھپائے رکھا جب ان پر اس کا معاملہ کھلا تو اسے پکڑا بند کر دیا اور اذیتیں دینا شروع کیں۔ اور اسے قید و بند کی تکلیف دیتے رہے یہاں تک کہ پہلی ہجرت کے وقت حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے اور مسلمان جب واپس ہوئے آپ بھی انکے ساتھ واپس ہوئے۔

آپ غزوہ احد میں شہید ہوئے، اس وقت آپ کے کفن کے لئے ایک چادر کے علاوہ کچھ نہ ملا اسے جب سر پر ڈالتے تو پیر ننگے ہو جاتے، اور جب پیر پر ڈالتے تو سر ننگا ہو جاتا رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ چادر کو سر پر ڈالیں اور پیر پر اذخر بوٹی ڈالیں۔

رسول کریم ﷺ نے اس چادر میں لپٹے ہوئے نوجوان کی لاش پر آنکھوں میں آنسو بھر لئے۔ فرمایا، میں نے تجھے مکہ میں دیکھا، وہاں تم سے زیادہ نرم لباس پہننے والا اور کوئی نہ تھا اور نہ تم سے زیادہ لمہ (بالوں کو کانوں تک) چھوڑنے والا تھا اور اب تو ایک چادر میں لپٹا ہوا پراگندہ سر ہے اور اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿ من المؤمنين رجال صدقوا ماعاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه و منهم من ينتظر و مابدلوا تبديلا ﴾ (سورة الاحزاب)

"مومنوں میں سے بعض مرد ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا سوان میں سے بعض نے اپنی نذر پوری کرلی اور بعض ابھی موقع کے منتظر ہیں اور ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں کی"۔

نوجوانو! عظیم صحابی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی تعریف وفضیلت بیان کرتے ہوئے اور مشکلات کے مواقع میں ثابت قدمی کی نادر مثالیں بیان کرتے ہوئے انکے نمونہ عمل کو سب کے لئے واجب الاتباع قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں 'جس نے کسی کو نمونہ بنانا ہو تو رسول ﷺ کے صحابہ کو اپنے لئے نمونہ بنائے اس لئے کہ یہ لوگ اس امت کے سب سے زیادہ نیک دل 'گہرا علم کم تکلف' اچھی سیرت 'اچھے حال والے تھے......

اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم ﷺ کی صحبت اور دین اسلام کو قائم کرنے کیلئے انکا انتخاب کیا، پس تم لوگ انکے فضل کو پہچانو انکے آثار کی اتباع کرو، بیشک وہ لوگ سیدھے راستے پر تھے..........

دعوت حق کے راستے میں ہمارے اسلاف کی جراتوں، قربانیوں، ثابت قدمی اور بہادری کے واقعات سے سیرت و تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں جو کہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

قول و فعل میں مطابقت

عالم کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ جو کچھ کہے اس پر خود بھی عمل کرے۔ اور اس کے قول و فعل میں پوری طرح مطابقت پائی جائے۔ وہ علماء جو لوگوں کو دین کے احکام بتائیں اور خود عمل پیرانہ ہوں ان کا یہ کام عقلمندی کے تقاضے کے خلاف ہے جیسا کہ سورۃ بقرہ میں ہے کہ ﴿اتامرون الناس بالبرو تنسون انفسکم و انتم تتلون الکتاب افلا تعقلون﴾ کیا تم دوسروں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنی ذات کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب الہی پڑھتے رہتے ہو کیا تم عقل سے کام ہی نہیں لیتے۔

حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام نے اسی لئے اپنی قوم سے فرمایا ﴿و ما ارید ان اخالفکم الی ما انھاکم عنه﴾ میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ جن باتوں سے تم کو روکتا ہوں 'ان کا خود ارتکاب کروں 'اس لئے کہ ایک حقیقی عالم میں علم و عمل کا تضاد ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ ہر دو کی مطابقت سے متصف ہوتا ہے۔